www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اسلام اور سائنس

حافظ حسن مدنی☆

بحث و تحقیق اور اِنٹرنیٹ

(انٹرنیٹ کے مختلف استعمالات)

زیر نظر موضوع جو اصلاً تو "اسلامی علم و تحقیق میں کمپیوٹر کے استعمال" کے موضوع پر روشنی ڈالنے کے لئے شروع کیا گیا، اس مرحلے تک پہنچتے پہنچتے قدرے وسیع دائرہ کار میں مختلف دیگر اعتبار سے بھی کمپیوٹر کے استعمالات کو حاوی ہوگیا ہے۔ چونکہ محدث کا مخصوص قاری کمپیوٹر کے بارے میں خاطر خواہ معلومات نہیں رکھتا چنانچہ کسی حوالے سے بات شروع کرنے سے قبل اس موضوع کے مجموعی خاکے کی وضاحت بھی ضروری ہو جاتی ہے۔ یہی صورتحال آپ درج ذیل مضمون میں بھی محسوس کریں گے کہ بعض اوقات اپنے موضوع کے تقاضے پورے کرتے ہوئے بات قدرے وسعت اختیار کر جاتی ہے لیکن اس کے باوجود مضمون کی افادیت متاثر نہیں ہوئی۔ اور پڑھنے لکھنے والے حلقوں کو کمپیوٹر سے آشنا کروانے اور اس کے حیرت انگیز استعمالات سے روشناس کروانے میں یہ ایک اچھی کاوش ہے...... اس سلسلہ کی ابتداء میں ہی اس تکنیکی پہلو کی ضرورت کو پیش کر دیا گیا تھا۔

یاد رہے کہ ایک جداگانہ موضوع ہونے کے ناطے اس میں قدرے زیادہ ذہنی ارتکاز اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اور امید ہے کہ اس مضمون کے مطالعے کے بعد آپ انٹرنیٹ کے بارے میں مبنی بر حقیقت تاثر قائم کر سکیں گے۔ جو چیلنج آئندہ اس میدان میں پیش آنے کے امکانات ہیں، اور اس کے ذریعے ابلاغیات کی جو نئی صورت گری ہو رہی ہے، ان سے بھی آپ کو آگاہی حاصل ہو جائے گی۔ دورِ جدید کے تقاضوں کی بجا تکمیل ان جدید وسائل علم و ابلاغ سے استفادے کے بغیر ممکن نظر نہیں آتی۔

چونکہ یہ ایک بالکل جدید نوعیت کا معلوماتی مضمون ہے جس کا مزاج بھی ہمارے قاری کے مزاج سے یکسر مختلف ہے لہٰذا ممکن ہے کہ بعض قارئین اس سے استفادہ نہ کر پائیں چنانچہ اس مضمون کو قدرے باریک قلم کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے جو اس کی اصل ضخامت سے کم از کم نصف صفحات میں سمایا ہے۔ یاد رہے کہ انٹرنیٹ پر اس قدر تفصیلی مضمون بالخصوص اس حوالے سے آج تک لکھا نہیں جا سکا۔ اس اعتبار سے قارئین محدث کے لئے یہ ایک ارمغانِ علمی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی تبلیغ کے تقاضے پورے کرنے اور زمانہ جدید میں اسے خوبصورت انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین! (ادارہ)

مارچ ۹۹ء کے شمارے میں پیش کیے جانے والے موضوع پر یوں تو تبصرہ و تعارف مکمل ہو چکا ہے۔ لیکن اشاعت کے بعد چند مزید اُمور تشنہ نظر آئے جن کے بغیر اس حصہ کی تکمیل قدرے مشکل دکھائی دی۔ چنانچہ ذیل میں کمپیوٹر پر پہلے ذریعہ علم و تحقیق یعنی CD-Rom کی بابت تکمیلی بحث پیش کی جا رہی ہے۔

حقوق اشاعت یعنی Copy Right کا مسئلہ

جیسا کہ CD کی مالیت کے بارے میں گزر چکا ہے کہ اس کے میٹریل کی لاگت اور صارف کو قابل ادا قیمت صرف 80 روپے ہوتی ہے۔ لیکن یہ قیمت فقط اس میٹریل اور اس کی بناوٹ Manufacturing پر صرف ہونے

☆ مدیر معاون ماہنامہ "محدث" لاہور، پرنسپل لاہور انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنسز

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

والی محنت کی ہے۔ جب اس میں کتبِ علم و تحقیق داخل کی جاتی ہیں اور ان کو مربوط و منظم انداز میں متنوع فوائد وامکانیات Possibilities کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تو بے شمار افراد کی پیہم کاوش کے نتیجے میں ایسا ہونا ممکن ہوتا ہے۔ جس CD کے فوائد جس قدر زیادہ ہوں گے واضح سی بات ہے اس پر اسی قدر زیادہ محنت کی گئی ہوگی۔ CD کی قیمت سے قطع نظر اس پر ہونے والی محنت اور پیش کیے جانے والے مواد کی اہمیت کا اندازہ لگائیں تو واقعتاً اس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے اس کی قیمت ہزاروں روپے میں بھی ہو تو زیادہ نہیں۔

یوں تو پیش کیے جانے والے مواد یعنی علمی بحوث و تحقیقات کے حقوقِ طباعت کا مسئلہ بھی اپنی جگہ ایک سوال ہے، جس پر علماء کی مختلف آراء ہیں: بعض تو حقوقِ طباعت کے مسئلے کو علم پر اجارہ داری اور علم سے معنوی ومادی فائدہ اٹھانے کا رنگ دیتے ہوئے علم وحکمت کا معاوضہ لینے کو جائز خیال نہیں کرتے جب کہ دوسری طرف بعض کبار علماء ایسے بھی ہیں جو مصنف ومؤلف کی اجازت / معاوضہ کے بغیر اشاعتِ کتاب کو سنگین خیانت سمجھتے ہوئے شائع کنندہ کے گناہ گار ہونے کا موقف رکھتے ہیں۔ یہ سب تو اپنی جگہ ایک مستقل موضوع ہے جس میں کسی درمیانی اور متوازن رائے کی ضرورت موجود ہے۔ ہمارے پیش نظر مسئلہ اپنے مخصوص موضوع کی مناسبت سے کمپیوٹر پر ان کتب کو پیش کرنے کا ہے کہ آیا ان افراد یا کمپنیوں کو جو یہ نیک کام بڑی لگن اور دینی جذبے سے کر رہی ہیں اور اسلام کی ایک عظیم خدمت بجا لا رہی ہیں، ان خدمات کا انہیں کچھ صلہ بھی دیا جائے یا ایسی CD سے آزادانہ استفادہ کا طرزِ عمل اپنایا جائے۔

اس مسئلے میں کافی غور وفکر کے بعد جو میں سمجھ سکا ہوں اور جس کی تائید عام کمپیوٹر کمپنیوں کا رویہ بھی کرتا ہے وہ یوں ہے کہ اسلامی موضوعات پر کام کرنے والی موجودہ کمپنیاں یا انفرادی طور پر کی جانے والی کاوشیں ایک بہت مبارک عمل ہیں جس کی جس قدر حوصلہ افزائی کی جائے کم ہے۔ اس کام پر ہونے والی کاوشیں بھی اس قدر مسلسل محنت، جدوجہد اور منظم ومربوط کارکردگی کی متقاضی ہیں جس کا معمولی سا اندازہ اس سے مستفید ہونے والا ہر فرد کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایسا رویہ اپنایا جائے جو اس کام میں مزید ارتقا کا باعث ہو نہ کہ تنزلی کی طرف لے جائے۔

کاپی رائٹ کے قانون سے ڈویلپمنٹ میں اضافہ ہوتا ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ جن ممالک میں کمپیوٹر پروگراموں کے لیے "کاپی رائٹ" یعنی حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں وہاں ان پر زیادہ سے زیادہ کام ہو کر مارکیٹ میں آرہا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان میں چونکہ Copy Right کا قانون لاگو نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ یہاں کوئی قابل ذکر پروگرام نہیں بنایا جاسکا حتی کہ ملک کی قومی زبان اردو بھی کمپیوٹر کے حوالے سے اس قدر تہی دامن ہے کہ وہ کام جو آج سے دسیوں برس قبل انگریزی وعربی میں بآسانی کیے جارہے تھے، اردو میں کمپیوٹر پر تادمِ تحریر کرنے ممکن نہیں۔ آئندہ اوراق میں جہاں ہم انٹرنیٹ پر گفتگو کریں گے، آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ اردو زبان میں انٹرنیٹ کی کوئی بھی معیاری سہولت میسر ہی نہیں جس کی بنیادی وجہ بھی Copy Right کا معاملہ ہی ہے، جب کہ اس کے برعکس بھارت جہاں ان قوانین کی کچھ پاسداری کی جاتی ہے، وہاں کے بنائے سافٹ ویئرز عالمی طور پر اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ اور دنیائے کمپیوٹر کے سب سے زیادہ استعمال ہونے والے پروگراموں کی تیاری میں بھارتی قوم کا معتدبہ حصہ ہے۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ اُردو جو پاکستان کی قومی اور مسلمانانِ جنوبی ایشیا کے رابطہ کی واحد زبان ہے کا بنیادی کتابت کا سافٹ ویئر Inpage انڈیا کا تیار کردہ ہے جب کہ انڈیا ملکی سطح پر اُردو کی مخالفت کرکے ہندی اور سنسکرت کی ترویج کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ یہ صورتحال پاکستانی قوم کے لیے مقامِ شرم ہے۔

اس تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ کمپیوٹر کی حد تک تجربہ یہی بتاتا ہے کہ کاپی رائٹ کا قانون کمپیوٹر میں ڈویلپمنٹ (ارتقاء) کے رجحان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں شرعی اعتبار سے بھی محنت کرنے والے کو اس کا حق محنت وصول ہونا چاہیے۔ چنانچہ دونوں اعتبار سے محنت کا معاوضہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دینے میں ہی ہر دو فریق کی بہتری ہے۔

دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ کمپیوٹر کی حیرت ناک کارکردگی کو دیکھتے ہوئے اور اس کام میں کافی منافع کی امید میں بے شمار کمپنیاں متعدد سافٹ ویئرز مارکیٹ میں لے آتی ہیں، جن کے استعمال کے بعد ہی حقیقی جائزہ حاصل ہوتا ہے کہ آیا ان سے صحیح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ ایک دقیق چیز ہونے کے ناطے کوئی عام خریدار عموماً ۷۰ فیصد سافٹ ویئرز ایسے خرید لیتا ہے جو اس کے مطلوبہ تقاضے پورے نہیں کرتے۔

ان دونوں صورتوں کا درمیانی حل یہ ہے کہ استعمال کنندہ کو ہر طرح کے سافٹ ویئرز کاپی کروا کے استعمال کر دیکھنے چاہئیں۔ بعد ازاں اس کو جن سافٹ ویئرز کے بارے میں یقین ہو جائے کہ وہ اس کے مطلوبہ تقاضے پورے کرتے ہیں اور وہ اس سے استفادہ کرنا شروع کر دے تو تب اس کو اس سافٹ ویئرز کی اصل قیمت ادا کر دینا چاہیے۔ بصورتِ دیگر ایسے سافٹ ویئرز جو اس کے کام کے نہیں اور وہ ان سے استفادہ نہیں کر رہا کو صرف کاپی کر کے رکھ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے جہاں استعمال کنندہ کا مفاد محفوظ ہو جاتا ہے وہاں سافٹ ویئرز بنانے والی کمپنیوں میں بھی درست بنیادوں پر مقابلے کا رجحان پروان چڑھتا ہے کہ جو کمپنی بامقصد اور مفید ترین سافٹ ویئرز بنائے گی وہی اپنی محنت کا معاوضہ وصول کر سکتی ہے۔ بہر حال یہ صارف کے اپنے ایمان و دیانت کا مسئلہ ہے کہ اگر وہ اپنے فائدہ اٹھانے کی قیمت ادا کرنے سے بھی انکاری ہے تو وہ اس کے ذریعے جہاں اپنے ضمیر کا مجرم ٹھہرتا ہے وہاں نیک کام پر ہونے والی خدمات کی حوصلہ شکنی کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔

اس رائے کو اپنانے کی وجہ عام کمپیوٹر کمپنیوں کا رویہ بھی ہے۔ یورپ وامریکہ کی کمپنیاں اپنی کمپیوٹر مصنوعات یعنی سافٹ ویئرز کے ضمن میں یہی طرزِ عمل اختیار کرتی ہیں کہ استعمال کنندہ اگر چاہے تو اسے بلا قیمت حاصل کر کے استعمال کرے، لیکن ایک ماہ کے اندر اندر اُسے قیمت ادا کرنا ہوگی۔ بصورتِ دیگر وہ پروگرام از خود کام کرنا بند کر دیگا۔

یورپی اقوام کے ہاں کاروباری اخلاقیات کا چونکہ ایک معیار رواج پاچکا ہے اور وہ از خود اس مشروط پیشکش کی ادائیگی کر دیتے ہیں۔ مسلمان قوم کے ہونے کے ناطے ہمارا بھی یہ لازمی فرض ہے کہ ہم بھی اپنے طرزِ عمل میں اس کا خیال رکھیں۔ غرض جس شے سے استفادہ کیا جائے اس کا معاوضہ محنت کرنے والے کو ادا نہ کرنا ایک واضح بددیانتی ہے جس پر ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے۔

دوسرا وسیلۂ تحقیق ...... انٹرنیٹ

انٹرنیٹ کیا ہے؟

دورِ جدید، ذرائع مواصلات میں انقلاب کا دور ہے۔ پیغامات کی آزادانہ، سستی اور فوری ترسیل انٹرنیٹ کے بنیادی نکات ہیں۔ عام طور پر انسان جس قدر ایک دوسرے سے مربوط اور باخبر ہوں گے۔ اس قدر زیادہ سے زیادہ وسائل انسانی سے استفادہ اور انسان کی مشکلات سے نمٹنا آسان ہونے کے امکانات ہیں۔ کچھ اس قسم کے تصورات پر ہی یہ ایجاد عالم وجود میں آئی۔ یوں تو چند عشروں سے کسی نہ کسی صورت میں مختلف آلات کے ذریعے اسی نوعیت کی خدمات لی جارہی تھیں لیکن اپنی موجودہ شکل میں تمام مذکورہ مقاصد کی سو فیصد تکمیل کا خواب انٹرنیٹ کے ذریعے ہی شرمندۂ تعبیر ہوا۔ انٹرنیٹ دنیا بھر کے کمپیوٹروں کا آپس میں مربوط ایک عالمی جال (Network) ہے۔ اس کے لیے انگریزی میں WWW یعنی World Wide Web (عالمی سطح پر پھیلا ہوا جالا) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

اس جال کی تشکیل آسان انداز میں کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ مصنوعی سیاروں (Satelites) کے ذریعے دنیا بھر کے کمپیوٹرز کو آپس میں مربوط کر دیا جاتا ہے۔ سیاروں سے رابطہ ایک بہت طاقتور ڈش (سگنل وصول کرنے اور بھیجنے کا آلہ) کے ذریعے ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ کا ہر صارف تو اس قدر مہنگی ڈش نہیں خرید سکتا چنانچہ ہر شہر میں چند ایسی کمپنیاں بنائی گئی ہیں جو سیارے سے رابطہ کا مکمل نظام تیار کر کے شہر بھر کے کمپیوٹرز کو ٹیلی فون کے ذریعے اپنے کنٹرول روم تک رسائی مہیا کرتے ہیں جہاں [illegible] کمپیوٹروں کو سیارے سے منسلک کر دیا جاتا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہے......اس سے ثابت ہوا کہ

کمپیوٹر، عام ٹیلی فون کی لوکل لائن کے ذریعے اپنے شہر کی انٹرنیٹ سہولت فراہم کرنے والی کمپنی ISP☆ (InterNet Service Provider) سے رابطہ کرتے ہیں۔ جہاں سے وہ کمپنی انہیں عالمی مواصلاتی سیارے تک رسائی مہیا کر دیتی ہے۔ جس کے بعد اس عالمی نیٹ ورک سے منسلک کسی بھی کمپیوٹر سے ان کا رابطہ سیکنڈوں میں ہو سکتا ہے۔ بعض قدرے پس ماندہ شہروں میں یہ ISP کمپنیاں موجود نہ ہوں تو اس وقت کسی بیرونِ شہر کمپنی تک ٹیلی فون لائن کے ذریعے رابطہ کر کے سیارے سے مربوط ہوا جا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر سعودی عرب میں کچھ عرصہ قبل تک بطورِ پالیسی انٹرنیٹ کا استعمال ممنوع تھا اور ایسی رابطہ کروانے والی کمپنیوں (ISPs) پر بھی پابندی تھی۔ اس وقت تک امارات کی سرحدوں کے قریب رہنے والے سعودی شہری اپنے کمپیوٹر کے ذریعے سعودی عرب میں ٹیلی فون لائن پر امارات کی کسی انٹرنیٹ کمپنی سے منسلک ہوتے جو انہیں سیاروں سے منسلک کر دیتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس صورت میں ٹیلی فون کا رابطہ لوکل کال کی بجائے دو شہروں کے درمیان ہونے والا رابطہ ہوتا۔ چنانچہ یہ صورت ممکن تو ہے لیکن کافی مہنگی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں انٹرنیٹ کے چارجز کے ساتھ ساتھ دو شہروں کے درمیان برابر رابطہ رکھنے کی قیمت بھی ادا کرنا پڑتی ہے۔

سیارے سے کمپیوٹر کے منسلک ہونے کے بعد آپ برابر کے گھر میں موجود کمپیوٹر سے رابطہ کریں یا دنیا کے کسی حصے میں موجود کمپیوٹر سے، اس کا معاوضہ بالکل ایک ہے کیونکہ سیارے سے رابطہ کے بعد تمام دنیا سے رابطہ یکساں ہو جاتا ہے۔ حیرت ناک بات یہ ہے کہ اس رابطہ کی قیمت انتہائی حد تک کم ہے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک میں تو اب اس کا معاوضہ بھی ختم کر کے بالکل مفت کر دیا گیا ہے لیکن پاکستان میں اس رابطے کی اوسط قیمت ۱۵ سے ۲۵ روپے فی گھنٹہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک ٹیلی فون کال جو جب تک منقطع نہ ہو کے چارجز بھی ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ انٹرنیٹ کی سروس مہیا کرنے والی کمپنیوں سے رابطہ کی صورت میں ہر ۵ منٹ پر نئی کال کے اضافہ والا ضابطہ بھی لاگو نہیں ہوتا۔

یہ تو وہ طریق کار ہے کہ یہ رابطہ کس طرح ممکن ہوتا ہے۔ جہاں تک انٹرنیٹ کا تعلق ہے تو یہ دراصل مواصلات و معلومات کا ایک وسیع اور عظیم الشان نظام ہے۔ اس کو آپ یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح TV کے بیسیوں چینل ہوتے ہیں جہاں مختلف نشریاتی ادارے اپنی نشریات پیش کرتے ہیں، عین اسی طرح کمپیوٹر نیٹ ورک پر کروڑوں TV چینل ہیں جن پر آپ پیش کنندہ ادارے کی نشریات ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کچھ اعتبارات سے یہ TV سے امتیاز بھی رکھتے ہیں کہ جس TV چینل پر آپ جانا چاہیں تو آپ اس کی پیش کردہ نشریات کو ہی دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جبکہ انٹرنیٹ کے چینل جنہیں اصطلاح میں Webpage (جال کے صفحات) یا Web Site کہا جاتا ہے پر آپ مطلوبہ چینل پر مطلوبہ چیز کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں، ان سے بات چیت کر سکتے ہیں اور ان سے خیالات کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔ انہیں سیکنڈوں میں کوئی بھی کمپیوٹر پر موجود شے Data/Software بھیج سکتے ہیں، یونیورسٹیوں میں پراسپکٹس کا مطالعہ، شرائط داخلہ کی بابت تفصیلات اور اپنا داخلہ فارم جمع کروا کر جواب طلب کر سکتے ہیں۔ دنیا بھر کی لائبریریوں سے مربوط ہو کر اپنے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر تمام کتب یا خاص موضوع پر موجود کتب کی فہرست دیکھ سکتے ہیں اور بعض اوقات مکمل کتاب کو کمپیوٹر سکرین پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے کیا کچھ ہونا ممکن ہے، اس کی حد بندی ابھی تک ممکن نہیں ہو سکی لیکن عام طور پر جن سہولتوں کو استعمال کیا جاتا ہے، ان کی تعداد ۵۰ سے زیادہ ہے جن میں سے اہم ترین کو آئندہ اوراق میں اختصار سے پیش کیا جا رہا ہے۔

☆ بطورِ مثال اس وقت لاہور میں اس طرح کی کم از کم ۱۰ کمپنیاں یہ سروس مہیا کر رہی ہیں جن میں IBM, WOL, POL, Brain, MS Net, Paknet, Comsat وغیرہ زیادہ مشہور ہیں اور یہی وہ کمپنیاں ہیں جنہیں انٹرنیٹ سے منسلک رہنے کے دورانیے کا معاوضہ بھی ادا کیا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کمپیوٹر پر جہاں مختلف اداروں سے رابطہ کرنا فوری، سستے ترین اور مطلوبہ انداز میں ممکن ہے وہاں یہ امر بھی قابل حیرت ہے کہ کسی ادارے کا اپنے آپ کو انٹرنیٹ چینل (Web Page) کے طور پر پیش کرنا بھی بہت آسان اور انتہائی کم لاگت سے ممکن ہے۔ (دیکھئے ص ۵۲)

انٹرنیٹ چینل Web Page Browsing کو کھنگالنا/ ملاحظہ کرنا

انٹرنیٹ سے بیسیوں قسم کے کام لیے جا رہے ہیں جن میں سب سے زیادہ معروف سروس Web Page Browsing یعنی مختلف انٹرنیٹ سائٹس پر دی گئی معلومات کو ملاحظہ کرنا ہے۔ اس نوعیت کے استفادے کے لیے ہی عموماً انٹرنیٹ کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جبکہ فی الواقع یہ انٹرنیٹ کی ایک ذیلی لیکن زیادہ استعمال ہونے والی سہولت ہے اور اس نوعیت کی مزید بیسیوں سروسز انٹرنیٹ پر میسر ہیں۔ اس میں سادہ اور واضح تر انداز میں نکات وار معلومات پر مبنی صفحات، انٹرنیٹ پر رکھے جاتے ہیں۔ ابتدائی صفحہ کسی ویب سائٹ کے تمام ذیلی صفحات سے مربوط (Linked) ہوتا ہے۔

تعلیمی اداروں سے رابطہ اور اس کے کورسز کی تفصیلات حاصل کرکے داخلہ جمع کرانا

مثال کے طور پر اگر کوئی یونیورسٹی اپنا Webpage انٹرنیٹ پر لاتی ہے تو وہ ابتدائی صفحہ پر بعض واضح سرخیاں درج کرے گی یعنی: یونیورسٹی کے بارے میں بنیادی معلومات، انتظامیہ کی فہرست، کروائے جانے والے کورسز، فیسوں کی تفصیلات ...... ہر ہر عنوان کے تحت مزید صفحات مربوط ہوتے ہیں، چنانچہ اگر کوئی شخص تعلیمی کورسز کے بارے میں دلچسپی رکھتا ہے تو وہ "تعلیمی کورسز" کی سرخی پر بٹن دبائے گا جس کے نتیجے میں اگلے صفحہ پر موضوع وار، دورانیہ وار یا کسی اور ترتیب سے کورسز کی فہرست آجائے گی۔

مثال کے طور پر اسلامی تحقیق سے دلچسپی رکھنے والا مذہبی کورسز کے عنوان پر بٹن دبائے گا، اس بٹن کے دبانے سے ایک مزید ذیلی صفحہ کھل جائے گا اور اس صفحہ میں مختلف کورسز کی تقسیم بطور مذہب کی گئی ہو گی۔ چنانچہ استعمال کنندہ اب اس کے ذیلی صفحہ پر اسلام کے متعلقہ کورسز کے عنوان کو دبا کر اسلامی کورسز تک رسائی حاصل کرسکے گا۔ اس بٹن کو دبانے پر ایک اور ذیلی صفحہ میسر آئے گا جس میں اسلام کے موضوع پر مختلف نوعیت کے کورسز کی فہرست دی گئی ہو گی۔ ان میں سے مطلوبہ کورس کو دبانے پر اس کے ذیلی صفحہ میں اس کورس کی تمام تفصیلات یعنی دورانیہ، کتب، تعلیمی ڈگری، شرائط اور فیسیں وغیرہ دیکھی جاسکیں گی۔ اس صفحے پر یہ بھی ممکن ہے کہ داخلہ فارم بھرنے کے لیے بھی ایک بٹن بنایا گیا ہو جس کو دبانے پر داخلہ فارم آپ کے سامنے کھل جائے، داخلہ فارم میں مطلوبہ معلومات داخل کرکے وہیں انٹرنیٹ ڈاک E-mail (جس کا تذکرہ آگے آئے گا) کے ذریعے یہ داخلہ فارم بھی ایک بٹن دبانے پر اس یونیورسٹی کو سیکنڈ بھر میں وصول ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ بھی ممکن ہے کہ داخلہ فارم جمع کروانے پر کمپیوٹر آپ سے سوال کرے کہ آپ اس کورس کی فیس بھی ابھی ادا کرنا چاہیں گے۔ اگر آپ فوری طور پر ادا کرنا چاہیں تو بٹن دبانے سے ایک اور ذیلی صفحہ کھلتا ہے، جس میں اپنے بنک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر درج کرکے اپنے اکاؤنٹ کا کوڈ نمبر Code No مہیا کرکے آپ ادائیگی بھی کرسکتے ہیں......

اسی طرح اسی یونیورسٹی کے مختلف شہروں میں کیمپس وغیرہ کی تفصیلات کے لیے آپ بالکل اولین صفحہ پر "محل وقوع" اور "پتہ جات" کا بٹن دبا کر اس سے مربوط صفحہ پر مختلف یونیورسٹی کیمپس بھی ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ یوں بھی ہوسکتا کہ مختلف عمارتوں کے ناموں پر بٹن دبانے سے آپ کو مطلوبہ کیمپس کی تصاویر اور دوسری تفصیلات دیکھنا بھی ممکن ہو جائیں۔

مختصر یہ کہ Web site بے شمار مربوط صفحات پر مبنی ہوتی ہے، جس میں ایک صفحہ سے دوسرا صفحہ کھلتا چلا جاتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی Web site ۵ ہزار صفحات پر مشتمل ہو اور کوئی ویب سائٹ والا ادارہ صرف ۵ صفحات کو انٹرنیٹ پر رکھنے کے اخراجات برداشت کرسکے۔ ویب سائٹ بنا کر دینے والے ادارے کا معیار بھی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں بہت کردار ادا کرتا ہے۔ بنوانے والا ادارہ تو فقط وہ مواد اور معلومات واضح اور سادہ انداز میں مہیا کرتا ہے لیکن اس کو عین منطقی ترتیب کے ساتھ خوش اسلوبی سے مربوط کرنا تو ویب سائٹس بنانے والے ادارے کا کام ہے، اس طرح ویب سائٹس کا دیدہ زیب اور واضح ہونا، متعدد سہولیات کا حامل ہونا وغیرہ بھی بنانے والی کمپنی کی ذمہ داری ہوتا ہے۔ صفحات کو غلط طور پر مربوط کرنے کی صورت میں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ناظر تعلیمی کورسز کا تقاضا کرے اور کمپیوٹر ذیلی صفحہ (Linked Page) میں یونیورسٹی کا مختصر تعارف پیش کردے، تو اس صورت میں یہ صفحات کو مربوط کرنے میں Website بنانے والے ادارے کی غلطی ہوگی۔ اس لیے صفحات کی ربط بندی اور معلومات کی درستگی اور عقلی و منطقی ترتیب کی تشکیل بھی قدرے توجہ طلب کام ہے۔

بعض لوگ اس نوعیت کی ویب سائٹس بنوانے کا بھی تقاضا کرتے ہیں کہ ان کی ویب سائٹس کو کھولنے سے پہلے ناظر اپنا نام اور مکمل ایڈریس و دیگر معلومات کا فارم کمپیوٹر پر بھرے۔ اس کے یہ فارم بھرنے سے ہی اس کا نام ناظرین کی فہرست میں داخل ہوجاتا ہے اور خود کار نظام کے تحت اس سے اگلے روز ناظر کے پیشے، کام اور اہلیت کی مناسبت سے تیار کردہ مخصوص معلومات پر مبنی مراسلہ اس کو E-mail یا عام ڈاک کے ذریعے ارسال کر دیا جاتا ہے ...... اسی طرح بعض ادارے جن کی پیش کردہ معلومات کی بڑی مانگ ہو، وہ اپنی Site کھولنے سے قبل ناظر سے نام اور بنک اکاؤنٹ کا تقاضا کرتے ہیں اور Site کو دیکھنے سے لے کر اس کو بند کرنے تک کے وقت کا ریکارڈ پیش کرکے ناظر کو اس کے پیشگی چارج بتا کر اس کے اکاؤنٹ سے اپنا بل وصول کرلیتے ہیں۔

ان مختلف مثالوں کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ علمی و نظری طور پر قارئین کو انٹرنیٹ کی سہولیات بتلانے کی بجائے عملی رنگ میں بعض مثالوں کی مدد سے اس کی کارکردگی کا ایک خاکہ پیش کردیا جائے۔

خریداری بذریعہ انٹرنیٹ

قارئین یہ جان کر حیران ہوں گے کہ اس وقت جدید دنیا میں انٹرنیٹ کے ذریعے خریداری کا رجحان فروغ پکڑ چکا ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ اگر کوئی ٹیپ ریکارڈر خریدنا ہو تو علاقائی مارکیٹ سے محدود ورائٹی میں اسے منتخب کیا جاتا ہے۔ اب ٹیپ ریکارڈر بنانے والی تمام کمپنیاں جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے، انٹرنیٹ پر اپنی Sites کے ساتھ موجود ہیں۔ اپنے کمپیوٹر کے ذریعے کسی بھی کمپنی کی سائٹ سے رابطہ کرکے آپ اس کے اولین صفحہ پر بجلی کے گھریلو استعمال کے آلات Home Appliances پر بٹن دبائیں، اگلے صفحے پر ٹیپ ریکارڈر کا لفظ ملنے پر اس کے ذیلی صفحہ پر جائیں وہاں مختلف اقسام Catagories میں سے مطلوبہ معیار پر بٹن دبا کر اس مخصوص ٹیپ ریکارڈر کی معلومات حاصل کریں۔ اس صفحے پر مختلف بٹنوں کے ذریعے اس کی مختلف رنگوں میں تصاویر بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح اس کی اصل قیمت اور مختلف ممالک میں پارسل کی صورت میں بھیجنے کی صورت میں اس کی "ترسیل پالیسی ر چارجز" کو ایک مستقل صفحہ پر دیکھا جاسکتا ہے، اگر تو یہ قیمت آپ ادا کرنے پر مطمئن ہوں تو کمپیوٹر پر ہی اپنے بنک اکاؤنٹ ر کریڈٹ کارڈ کے ذریعے آپ کمپنی کو ادائیگی حاصل کرنے کا خفیہ نمبر Code بتا سکتے ہیں۔ اور ترسیل پالیسی کے مطابق ہفتہ بھر میں وہ ٹیپ ریکارڈر بذریعہ ڈاک، کمپنی کے صدر دفتر سے آپ کو گھر میں وصول ہو جائے گا۔ بالفرض دوسرے ملک سے خریدنے میں اس کی قیمت زیادہ محسوس ہوتی ہو، تو کمپنی کے پہلے صفحے پر موجود مختلف ممالک میں برانچز کی فہرست، پتہ جات اور ٹیلی فون نمبرز حاصل کرکے یا ذیلی دفاتر پر بھی انٹرنیٹ کے ذریعے رابطہ کرکے اپنے علاقے کے بااختیار ڈیلر سے آپ ٹیپ ریکارڈ منگوا سکتے ہیں۔ یہاں اگر کچھ سوالات آپ کو پوچھنے ہیں یا کمپنی سے ہی مشورہ طلب کرنا ہے کہ وہ مطلوبہ ٹیپ ریکارڈ کے اختیار میں آپ کو مدد دے تو Email کے ذریعے یا فوری طور پر IRC یعنی Inter Relating Chat (لکھ کر

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فوری بات چیت) کے ذریعے آپ فوری مشورہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ فی الوقت انٹرنیٹ پر کوڈ نمبروں کے ذریعے غیر متعلقہ لوگوں کے رقوم نکلوا لینے کی شکایت بھی عام ہے کیونکہ کوڈ نمبر کو دوسرے لوگ پڑھ لینے کے بعد اسی نمبر پر اپنی خریداری بھی کر لیتے ہیں۔ گذشتہ سال اس نوعیت کے فراڈ کی مالیت کروڑوں ڈالر کے قریب ریکارڈ کی گئی تھی۔ جس کی ادائیگی متعلقہ بنکوں کو کرنا پڑتی ہے جو پہلے ہی اس طرح کے نقصانات سے بچنے کیلئے صارفین سے اضافی چارجز وصول کر چکے ہوتے ہیں۔ بہر حال ابھی تک اس مسئلے کا کوئی حل نکالا نہیں جا سکا۔

انٹرنیٹ کو متعارف ہوئے ابھی ۳ برس ہی مکمل ہوئے ہیں کہ جدید دنیا کے تمام چھوٹے بڑے ادارے انٹرنیٹ پر اپنا Web site بنا چکے ہیں بعض یورپی ممالک میں یہ رجحان قدرے کم ہو سکتا ہے لیکن امریکہ جو اس ٹیکنالوجی کا موجد اور مرکز ہے، میں ایک جنون کے طور پر انٹرنیٹ پر اپنے Webpage (جسے www کے ساتھ ملحقہ ایڈریس سے پہچانا جاتا ہے) بنائے جا رہے ہیں۔ آج سے سال بھر سے بھی پہلے کی بات ہے کہ انٹرنیٹ پر روزانہ اوسطاً ۳۰ سے ۴۰ ہزار ویب سائٹس کا اضافہ ہو رہا تھا۔ اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کس قدر ادارے انٹرنیٹ سے منسلک ہیں اور اپنی معلومات مہیا کر رہے ہیں۔ دراصل انٹرنیٹ کا یہ عالمی نیٹ ورک آسان انداز میں دنیا بھر میں ہر اعتبار سے ہونے والے کاموں کی معلومات کا ایک عظیم ترین نیٹ ورک ہے۔ حیاتِ انسانی کے ہر ہر شعبہ میں جو جو کارکردگی پیش کی جا رہی ہے اور جو جو ادارے مختلف موضوعات پر کام کر رہے ہیں ان سب کا مطالعہ اور ان سے رابطہ اس عالمی جال کے ذریعے بآسانی ہو سکتا ہے...... کہنے کو یہ چند الفاظ ہیں لیکن پردۂ تخیل میں ذرا اس کی وسعت پر غور کریں تو آپ شدید حیرانگی و پریشانی سے دوچار ہو جائیں گے۔

اسی طرح دنیا میں ویب سائٹس بنا کر دینے والے ادارے جنہیں Web Page Designer کہا جاتا ہے کی بہت مانگ ہے۔ چونکہ ڈیزائننگ کے کام میں کافی تخلیق کاری اور جودتِ طبع سے گزرنا پڑتا ہے، چنانچہ اس کام کا معاوضہ بھی کارکردگی کی بجائے ہر گھنٹہ کی مصروفیت کے اعتبار سے دیا جاتا ہے۔ آج کل بھی امریکہ میں اس کام کو کرنے والے کو اوسطاً ۱۵ ڈالر فی گھنٹہ کے حساب سے معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں چونکہ محنت و مزدوری Labour کا معاوضہ کافی کم ہوتا ہے لہٰذا ان ممالک سے بھی بہت بڑی تعداد میں یہ ڈیزائننگ کروائی جاتی ہے۔

اب ہم اپنے موضوع سے قریب تر، انٹرنیٹ سے استفادے کی مثالیں پیش کرتے ہیں ......

لکھنے پڑھنے میں انٹرنیٹ کا استعمال

گذشتہ تفصیل ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انٹرنیٹ پر تمام چھوٹے بڑے ادارے اپنی معلومات رکھتے ہیں اور اس طرح اپنے صارفین Customers کو رابطہ کی آسان ترین سہولیات پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر طرح کے اشاعتی و طباعتی ادارے، میڈیا سے منسلکہ تمام ادارہ جات چاہے ان کا تعلق الیکٹرانک میڈیا سے ہو یا ریڈیو، TV وغیرہ یا پرنٹ میڈیا سے جیسے دنیا بھر کے اخبار و جرائد، مختلف دورانئے کے مجلات، تمام زبانوں میں چھپنے والے رسائل اور ہر نوعیت کی کتب، ان کی خریداری، انتخاب اور ترسیل کی سروسز وغیرہ انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔

جہاں تک تو مخصوص عرصہ کے بعد طبع ہونے والے جرائد، مجلات اور رسائل کا تعلق ہے یعنی نشریہ مطبوعات وغیرہ مثلاً دنیا کے معروف ترین میگزین: تکبیر، Time, News week، ریڈرز ڈائجسٹ، روزنامہ اخبارات مثلاً Dawn, Los Angles Time، انڈیا ٹوڈے، جنگ، نوائے وقت اور دیگر تمام ماہنامہ و ہفت روزہ جات وغیرہ تو یہ مکمل ترین صورت میں انٹرنیٹ پر بلا معاوضہ دستیاب ہوتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جس طرح کاغذ پر اشاعت کے کچھ مخصوص فوائد ہیں اور کچھ مشکلات ہیں، لیکن مجموعی طور پر کمپیوٹر کی سکرین کاغذ کے مقابلے میں وسیع تر سہولیات اور سروسز کی حامل ہے چنانچہ انٹرنیٹ پر یہ اخبار و رسائل نہ صرف کاغذ سے زیادہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جاذبِ نظر اور مکمل صورت میں ہوتے ہیں، بلکہ کافی اضافی سہولیات سے بھی مزین ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کا معروف ترین روزنامہ جنگ کا جب ہم انٹرنیٹ ایڈیشن ملاحظہ کرتے ہیں جو ہر صبح ۸ بجے انٹرنیٹ پر شائع ہوتا ہے تو اس میں پہلے صفحہ پر ادارۂ جنگ کی تمام مطبوعات مثلاً انگریزی روزنامہ دی نیوز، روزنامہ جنگ، اخبارِ جہاں، The Mag وغیرہ کے بٹن بنے ہوتے ہیں۔ روزنامہ جنگ کا بٹن دبانے کی صورت میں جو ذیلی صفحہ کمپیوٹر کی سکرین پر نمودار ہوتا ہے، اس میں قومی خبریں، بین الاقوامی خبریں، لاہور کی خبریں، کراچی کی خبریں، کھیلوں کی خبریں، اداریہ صفحہ اور تازہ ترین خبروں کی طرح کے کئی بٹن ہوتے ہیں۔ جس پر قومی خبریں کا بٹن دبا کر آپ موضوعات کے اعتبار سے ترتیب شدہ خبریں ملاحظہ فرما سکتے ہیں، چونکہ یہاں کاغذ پر حجم کا کوئی مسئلہ بھی درپیش نہیں ہوتا اس لیے بعض اوقات انٹرنیٹ ایڈیشن میں یہ خبریں زیادہ تفصیل سے دی گئی ہوتی ہیں۔

چونکہ کمپیوٹر الیکٹرانک مشین ہے، اس لئے بعض اخبارات اس پر یہ سہولتیں بھی مہیا کرتے ہیں کہ قاری جو خبر پڑھ رہا ہے، ایک کونے میں موجود بٹن کے ذریعے وہ اس خبر کی اصل متحرک تصاویر (ویڈیو یا آڈیو) بھی وہیں ملاحظہ کر سکتا ہے۔ اس اعتبار سے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا یہاں یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تحقیقی لحاظ سے ایک اہم ترین سہولت یہ بھی میسر ہے کہ اگر قاری کسی اخبار یا جریدہ کا کوئی پرانا ایڈیشن مثلاً دس سال قبل کی فلاں فلاں تاریخ کا کوئی شمارہ دیکھنا چاہتا ہے تو اولین صفحہ پر پرانے ایڈیشنز (Editions) کے زیر عنوان وہ مطلوبہ تاریخ لکھ کر اس دن کا شمارہ بھی مکمل صورت میں ملاحظہ کر سکتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر لفظ وار سرچ کی مدد بھی لی جا سکتی ہے اور اس کو پرنٹر کے ذریعے فوری طور پر طبع کیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک الیکٹرانک میڈیا کا تعلق ہے جس تک پہلے ہی مختلف چینلز کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے، مثلاً طاقتور ڈش کے ذریعے دنیا کے کسی ملک کے TV کی نشریات آپ اپنے ٹی وی پر ملاحظہ کر سکتے ہیں، تو آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ الیکٹرانک میڈیا بھی انٹرنیٹ کو استعمال کر رہا ہے۔ کیونکہ اول تو ریڈیو TV وغیرہ کے ہر ہر چینل سے دنیا کے ہر ہر مقام پر استفادہ کرنا ممکن نہیں جب کہ انٹرنیٹ بلا امتیاز پوری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے، ثانیاً یہ نشریاتی ادارے ایک وقت میں صرف اپنا طے کردہ Scheduled پروگرام ہی دکھانے یا سنانے پر قادر ہوتے ہیں جب کہ انٹرنیٹ کے ذریعے صارف اپنی مرضی سے مطلوبہ پیکیش کو منتخب کر کے مستفید ہو سکتا ہے۔ چنانچہ تازہ ترین صورتِ حال سے باخبر ہونے کے لیے الیکٹرانک میڈیا کو اپنے مقررہ شیڈول کا انتظار کرنا پڑتا ہے جبکہ انٹرنیٹ پر اپنے Webpage پر "تازہ ترین" کا عنوان دے کر یہ ادارہ تازہ ترین خبریں اپنے ناظرین کو مہیا کر سکتا ہے۔ اسی طرح الیکٹرانک میڈیا بھی کافی مقاصد کے لیے پرنٹ میڈیا وغیرہ کو استعمال کرتا ہے مثلاً روزانہ کے پروگراموں کی فہرست وغیرہ کے لیے...... یہ مقاصد بھی انٹرنیٹ سے پورے ہو سکتے ہیں۔

آپ یہ جان کر بھی حیران ہوں گے کہ جدید دنیا میں انٹرنیٹ کے ذریعے صوتی نشریات کے علاوہ بصری Visual نشریات بھی ہوتی ہیں۔ لیکن انٹرنیٹ کی موجودہ تکنیک میں بصری نشریات بالخصوص زیادہ کامیاب نہیں ہو سکیں، جس کی بنیادی وجہ اس قدر وسیع عالمی نیٹ ورک پر استعمال کنندگان (ٹریفک) کی کثرت ہے جس کی بنا پر مطلوبہ رفتار میں کسی Video یا TV کو دیکھنا ممکن نہیں رہتا۔ TV اور ریڈیو میں تو ریڈیائی لہریں اسٹیشن سے موصول ہوتی ہیں جب کہ انٹرنیٹ میں کمپیوٹرز کو Data,Text کی صورت میں ٹیلی فون لائن کے ذریعے مواد مہیا ہوتا ہے، جس کو منتقل کر کے کمپیوٹر ان کو حرکت کرتی تصویروں کی شکل دیتا ہے۔

انٹرنیٹ کی رفتار کی ان مشکلات کو دیکھتے ہوئے امریکہ میں انٹرنیٹ کے نئے نظام پر تجربات مکمل کر کے اس کو تجرباتی بنیادوں پر بعض اداروں میں متعارف کرا دیا گیا ہے، جس کی رفتار موجودہ انٹرنیٹ سے ۱۰ گنا زیادہ ہے۔ ماہرین اسے انٹرنیٹ II کا نام دے رہے ہیں، بعض اداروں نے اسے "امریکہ نیٹ" سے بھی موسوم کیا ہے۔

غرض انٹرنیٹ، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ہر دو کی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

خصوصیات سے مزین ہے۔اس لئے مواصلات کے میدان میں بہت سے نئے تجربات سامنے آرہے ہیں۔ Audio/Visual سمعی بصری آلات کی بات چل نکلی ہے تو یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ مختلف صوتی نشریات کو جمع کر کے انٹرنیٹ پر مہیا کرنے کا کام بھی بعض ادارے انجام دے رہے ہیں۔ مثال کے طور جدید دنیا میں چونکہ میوزک کا بڑا ذوق پایا جاتا ہے چنانچہ موسیقی کی سروسز مہیا کرنے والی کسی انٹرنیٹ سائٹ سے مربوط ہو کر اس کے اولین صفحہ پر مثلاً موسیقی کی ۱۵/اقسام کے بٹن یا مختلف گلوکاروں کے نام سے تقسیم شدہ میوزک ٹریک پر آپ بٹن دبا کر پہنچ سکتے ہیں۔ تمام گانوں کی فہرست میں اپنے مطلوبہ گلوکار کے من پسند گانے کا انتخاب کر کے اپنے کمپیوٹر پر اس کو سن بھی سکتے ہیں۔

بعض اسلامی ویب سائٹس نے یہی سہولت تلاوت قرآن کے لیے اور دینی تقاریر و لیکچرز کے لیے بھی استعمال کی ہے۔ چنانچہ ایسی کسی ویب سائٹس سے اگر آپ کو مربوط ہونے کا موقعہ ملے تو اس کے اول صفحہ پر ائمہ حرمین یا دیگر قراء کی تقسیم سامنے آئے گی۔ ائمہ حرم کا بٹن دبانے پر مختلف ائمہ کے نام جس کے بعد مختلف سورتوں کے نام بھی موجود ہوں گے۔ اب اگر آپ قاہرہ کے کسی مخصوص قاری مثلاً شیخ محمد جبریل کی دعاءِ ختم قرآن سماعت فرمانا چاہیں تو بٹن دبانے پر آپ کے کمپیوٹر سے اس کی تلاوت کی آواز بلند ہونا شروع ہو جائے گی۔

بعینہ یہی صورتحال ویڈیو فلموں کی بھی ہے۔ غرض دنیا بھر کی تمام قوموں کی فلمیں اور تمام گانے بٹن دبانے پر بلا معاوضہ آپ کو محظوظ کر سکتے ہیں۔ اسلامی نشریات بھی قدرے محدود انداز میں انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ اس طرح سے ہر شخص کو ذاتی لائبریری بنا کر رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ دراصل یہ مواصلات کے نام پر ایک انقلاب کی نوید ہے جس کے نتائج اور اثرات، مفاسد و محاسن چند سالوں میں پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے والے ہیں۔

انٹرنیٹ کے انہی کثیر الجہت مصارف کے پیش نظر بعض ٹیلی ویژن کمپنیوں نے [illegible] ایسے TV بھی متعارف کرا دیے ہیں جن کے ذریعے کمپیوٹر کے بغیر ٹیلی فون لائن کے ذریعے عالمی انٹرنیٹ سے منسلک ہوا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ابھی انٹرنیٹ کو متعارف ہوئے چند برس ہی گزرے ہیں اور امریکہ، یورپ کے بعض ممالک کے ماسوا اکثر دنیا اس سے استفادے کی سہولت موجود ہونے کے باوجود آہستہ آہستہ اس کی طرف متوجہ ہو رہی ہے لیکن اس حیران کن ایجاد نے قلیل ترین مدت میں تمام روایتی ذرائع ابلاغ سے اپنی واضح برتری ثابت کر دی ہے اور اپنے گوناگوں استعمالات کے پیش نظر اس کے محاسن سے استفادہ کرنا جہاں بنیادی انسانی تقاضا بن رہا ہے وہاں اس کے مفاسد سے بھی جان چھڑانا مشکل بلکہ ناممکن نظر آتا ہے۔

اس کے مفاسد کا اندازہ آپ اس امر سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ اسی انٹرنیٹ پر تمام بے ہودہ، فحش مکمل عریاں فلمیں بھی صرف بٹن دبانے پر پردۂ سکرین پر چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس انٹرنیٹ پر جہاں علم و تحقیق کا بیش بہا لٹریچر موجود ہے، وہاں فحاشی و جنسی بے راہ روی کے پرچارک تمام رسائل اور بدنام زمانہ کتب بھی دستیاب ہیں۔ یہاں اگر تعلیم و تبلیغ کے شاندار مواقع موجود ہیں تو خاص پروگرام کے تحت جنسی عیاشی اور بے راہ روی کے تمام مراکز بھی اپنی خدمات مہیا کر رہے ہیں۔ حضرت انسان کے حیران کن دماغ نے برائی و بھلائی کے تمام مواقع اپنی نوع کے لیے مہیا کر کے ہر دروازے کو بالکل کھول دیا ہے۔ خیر و شر کی ازلی کشمکش یہاں بھی پوری آب و تاب سے موجود ہے۔ لیکن شر کو یہاں اس لحاظ سے بھی غلبہ ہے کہ عام معاشرت میں یا اسلامی معاشرہ میں برائی کی دستیابی اور اس کا تعارف و تذکرہ بھی ایک امر معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اب ہر شخص کھلے عام اپنے اختیارِ خیر و شر میں آزاد ہے اور گناہ کی فطری کشش کا سامنا کر رہا ہے۔

انٹرنیٹ کی موجودہ صورت حال کو دیکھیں تو آزادئ اظہار اور کثرتِ ابلاغ کا یہ اعجاز صرف ایک آغاز دکھائی دیتا ہے، دراصل یہ ایک جدید عالمی محلّہ کی تشکیل ہے، جس کا بنیادی خاکہ کچھ یوں بنتا ہے جس کا تذکرہ گذشتہ صفحات [illegible] لیکن نامعلوم یہ آزادیٔ ابلاغ انسان کو کہاں

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سے کہاں لے جائے۔ چونکہ اس ایجاد کا سرا اور سہرا روایات واخلاقیات سے عاری حیاباختہ یورپ وامریکہ کے ہاتھ ہے لہٰذا مذہب، روایات اور بزرگوں کے طور اطوار کو سنگین خطرات لاحق ہیں۔ دوسرے لفظوں میں مغرب کی ماڈرن معاشرت عالم کل میں غلبہ پانے والی ہے۔ اس اعتبار سے یہ جدید ترین سامراجی تصور "گلوبلائزیشن" کا ایک اہم ہتھیار بھی ہے۔ پڑھے لکھے طبقے اس کو اس رنگ میں بھی دیکھ رہے ہیں۔ جس طرح مواصلات کی پہلی ایجادوں مثلاً **TV, VCR** وغیرہ نے انسانیت کی تخریب میں خوب گل کھلائے ہیں، اسی طرح انٹرنیٹ کے موجودہ انقلاب سے بھی شر سے برتر، خیر کی کوئی توقع نہیں۔ لیکن بہر حال یہ ایک چیلنج ہے جس سے آنکھیں چرا کر اس کا سامنا نہیں کیا جاسکتا ہے۔ سنجیدہ فکر دانشوروں اور مذہب وملت کے علمبرداروں کو ابھی سے اسکی پیش بندی کرنا بھی ضروری ہے

یوں تو بات سے بات نکلتی جارہی ہے لیکن میری ناقص رائے میں ان مثالوں اور تبصروں کے بغیر صرف نتیجۂ فکر کو تحریر کردینے اور ذاتی تجربہ درج کردینے سے قاری اس جدید ایجاد سے کماحقہٗ آگاہ نہیں ہوسکے گا، نہ ہی اس سے بجا طور پر استفادہ کرسکتا ہے اور نہ ہی اسے، اس کے مفاسد کا ادراک ہوسکتا ہے...... اس لیے ذرا اس طوالت کو قبول فرمائیے!

گذشتہ صفحات میں ہم نے وہ صورتیں تحریر کی ہیں جن سے نشریہ مطبوعات کے ضمن میں انٹرنیٹ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یعنی ایسی منشورات جو مخصوص دورانیئے کے بعد کاغذ، آواز یا تصویر کی صورت میں نشر ہوتی ہیں۔ جہاں تک کتب کا تعلق ہے تو انٹرنیٹ پر کتب کے بارے میں یہ کچھ ہونا ممکن ہے:

۱۔ بعض ادارے تو انٹرنیٹ پر ایسی سروسز دے رہے ہیں کہ ان کی ویب سائٹ پر جاکر مختلف موضوعات پر تقسیم شدہ کتب کی فہرست سے مطلوبہ کتاب کو منتخب کر کے پردۂ سکرین پر ہی اس کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ ان ویب سائٹس پر یہ کتب مکمل ترین صورت میں موجود ہوتی ہیں، اور آپ مسلسل یا صفحہ کے حساب سے تقسیم بند کتاب کو پڑھ سکتے ہیں اور مطلوبہ بحث تک پہنچنے کے لیے سرچ کی مدد لے کر مخصوص حصے کو فوراً طبع بھی کر سکتے ہیں۔ اصل میں تو انٹرنیٹ کی یہی جائے مقصود ہے کہ تمام ذخیرۂ کتب بھی **Live** (زندہ) صورت میں انٹرنیٹ پر موجود ہو۔ لیکن فی الوقت یہ سہولت قدرے محدود بنیادوں پر دستیاب ہے، کمپیوٹر کے عام استعمال میں آنے کے بعد جتنی کتب کی کمپیوٹر پر کتابت ہوئی ہے، ان میں سے اکثر تو انٹرنیٹ پر بھی موجود ہیں۔ لیکن وہ کتابیں جو اس سے پہلے کی طبع شدہ ہیں، آہستہ آہستہ ان کو بھی الیکٹرانک میٹریل کی صورت میں لایا جارہا ہے۔

یہاں ایک افسوس ناک امر بھی ذکر کرتا چلوں کہ چونکہ مجموعی طور پر عالم اسلام پس ماندہ ہے اور انٹرنیٹ وذرائع کمپیوٹر سے بھی کمتر اور محدود انداز میں استفادہ کر رہا ہے اس لیے اسلامی علم وتحقیق کے حوالے سے چند گنی چنی کتب انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ جب کہ جدید دنیا، یورپ وامریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک ان ایجادات سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

کتب کے مطالعے کی سہولتیں عام طور پر معروف لائبریریاں، بڑے بڑے اشاعتی ادارے یا بعض نیم حکومتی ادارے دے رہے ہیں۔ یہاں ایسا بھی ہے کہ ان اداروں نے ناظرین اور قارئین کے لیے ممبر شپ یا مطالعہ کے اوقات پر برائے نام چارجز بھی رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن فی الوقت اس رجحان کی حوصلہ افزائی کے لیے اکثر ادارے یہ سروس فری بنیادوں پر مہیا کررہے ہیں۔

۲۔ کتب کے مطالعے اور استفادے کی دوسری صورت انٹرنیٹ پر مکمل طور سے مروّج ہے۔ اور وہ یہ کہ دنیا کی اکثر لائبریریوں کے **Webpage** انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ مثال کے طور پر ہم امریکہ کی سب سے بڑی لائبریری "لائبریری آف کانگرس" کی ویب سائٹ جس کا عنوان **www.LOC.com** ہے کو انٹرنیٹ پر ملاحظہ کریں تو لائبریری میں موجود تمام کتابوں کی فہرست مختلف اعتبارات سے **Site** پر موجود ہے۔ عام طور پر لائبریری میں کتب کو تلاش کرنے کے لیے کیٹلاگ (کتاب رمصنف کا نام اور موضوع کے اعتبار سے منقسم) ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر تمام لائبریریوں کے کیٹلاگ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

موجود ہیں۔ لیکن کمپیوٹر پر صرف مروجہ تین شناختوں کے علاوہ مزید اعتبارات سے بھی کتاب کی تلاش ممکن ہوتی ہے۔ چنانچہ کوئی شخص کتاب کی کسی بھی شناخت کے ذریعے کسی کتاب کی موجودگی یا عدم موجودگی اور دستیابی وغیرہ کی معلومات وغیرہ انٹرنیٹ پر حاصل کر سکتا ہے۔ اس کا طریق کار بھی تقریباً وہی ہے جو دوسری ویب سائٹس کے استعمال کرنے کا ہے۔ اوّلین صفحہ پر موضوع وار کتب میں مخصوص موضوع کو درج کر کے اس موضوع پر موجود ہزاروں کتب آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں لیکن اس صورت میں صرف کتاب کی تمام بنیادی معلومات ہی پردۂ سکرین پر درج ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ بھی درج ہوتا ہے کہ اگر اس کتاب کا مطالعہ مقصود ہے تو فلاں پبلشر سے رابطہ کیا جائے۔ چونکہ کمپیوٹر پر ان معلومات کے اضافے میں کوئی امر رکاوٹ نہیں بنتا نہ ہی یہ Data کوئی زیادہ جگہ گھیرتا ہے۔ لہٰذا کتاب کے متعلق تلاش میں اور ان کی دستیابی وعدمِ دستیابی اور دیگر بنیادی معلومات کی فراہمی کے لئے یہ طریق کار بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

مسئلہ یہاں بھی وہی ہے کہ آیا اسلامی موضوعات پر کتب کا ذخیرہ رکھنے والی لائبریریوں نے اپنی فہرست ہائے کتب کو کامل تر صورت میں مدوّن کر کے ویب سائٹس پر نشر کرنے کے لیے دیا ہے یا نہیں۔ بالفرض اگر یہ معلومات وتفاصیل ہی باضابطہ اور بااعتماد صورت میں موجود ہوں اور کسی بھی روایتی ذریعے سے نشر کر دی گئی ہوں تو تب بھی "عالمی ادارہ جات برائے فراہمی کتب" ان فہرستوں کو از خود Up-to-date اور حتمی شکل دے کر شائع کر دیتے ہیں لیکن ہم بخوبی جانتے ہیں کہ علومِ اسلامیہ کی بابت ایسا کام قدرے کمتر معیار میں کیا گیا ہے۔ فی الوقت زیادہ تر عالم جدید کی لائبریریاں اور ان کے ذخیرہ ہائے کتب سے ہی استفادہ کرنے کے امکانات ہیں۔ ہمارے لکھنے پڑھنے والے حلقوں کو اور ادارہ ہائے کتب کو اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے ورنہ عالمی ذخیرہ ہائے عقل ودانش میں ہمارے اصل اور حقیقی نوعیت کے علمی لٹریچر کی سرے سے شرکت ہی نہیں ہو سکے گی۔

یہ امر خوش آئند ہے کہ اس ضمن میں سعودی عرب کے ادارۂ مکتبات، ریاض نے کچھ کام کیا ہے اور سعودی عرب کی حد تک اسلامی ذخیرۂ کتب کی ترتیب وتدوین کا ایک مربوط نظام تشکیل دے دیا ہے۔

کتب اور لائبریری کی بات چلی ہے تو یہاں ایک اور اہم ترین ضرورت کا تذکرہ بھی کرتا چلوں کہ عالمی طور پر جملہ علوم کی موضوعات بندی کے بعد، ۰۰۰ تا ۹۹۹ نمبر میں سے مخصوص ہندسے، مخصوص موضوعات کے لیے متعین کر دیئے گئے ہیں۔ جس کے ذریعے کسی مخصوص نمبر سے ہر مکتبہ / لائبریری میں ایک ہی موضوع کی کتب ممتاز کی جاسکتی ہے۔ اسلامی مصادر ومآخذ، علوم ومعارف میں مسلمانوں کا حصہ اور ان کا عظیم الشان تاریخی وعلمی کردار اس امر کا متقاضی ہے کہ دیگر مذاہب کی بجائے اسلامی ذخیرۂ علم ودانش کے لیے بیسیوں نمبر بھی متعین کیے جائیں تو کم ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اسلام دوست لائبریرین حضرات نے اول تو اس عالمی سکیم (ڈیوی) میں اس تبدیلی کے لیے سفارشات کیں۔ لیکن غیر مسلموں کے توجہ نہ دینے پر ذاتی طور پر انہوں نے پاکستان میں کتب اسلامیہ کے موضوعات کی انڈیکسنگ کے لیے ایک داخلی نظام وضع کر لیا۔ اس اہم قومی خدمت کو قائد اعظم لائبریری کے زیر اہتمام بعض مخلص حضرات کی کاوشوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا گیا۔ لیکن افسوس کہ صرف پاکستان میں ہی اس ضرورت کی وجہ سے ایک نئے انتشار نے جنم لے لیا اور یہاں اس نئی کاوش پر اتفاقِ رائے سے عمل ہونے کی بجائے ہر اسلامی لائبریری اپنا ہی نظام وضع کر کے اس پر عمل پیرا ہو گئی۔ ادارہ "پبلک لائبریریز" کو اس ضمن میں بھی ایک مخصوص ہندساتی نظام متعین کرنے کے بعد حکم کی زبان میں ماتحت لائبریریوں سے اسے اپنانے کا تقاضا کرنا چاہیے۔

خوش آئند ہے یہ امر کہ سعودی عرب کے ادارۂ مکتبات نے بھی اس اہم دینی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے ایک جداگانہ نظامِ موضوعات وضع کر کے، جہاں تفصیل سے ان موضوعات کو تفصیل سے شائع کر دیا ہے وہاں حکومتی طور پر تمام سعودی مکتبات میں اس کو نافذ بھی کر دیا گیا ہے۔ چونکہ اس نظام اور اس کی تفصیلات کا یہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

موقع نہیں لیکن بہر حال کتب و مطبوعات کے بڑھتے ہوئے موضوعات اور نت نئے مسائل پر آمدہ تحقیقات کو مربوط و منظم رکھنے اور ان سے بھرپور استفادہ کے لیے مکتبات کا یہ ایک اہم ترین اور ضروری نظام ہے ۔ دینی اداروں کے مکتبات کو بھی اس سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے۔ الحمد للہ ادارۂ محدث کے زیر اہتمام لائبریری میں سعودی عرب کی وزارت مکتبات اور رقائد اعظم لائبریری کی اس ضمن میں ہونے والی کوششوں سے ماہرین کی نگرانی میں برابر فائدہ اٹھا کر جدید انداز سے لائبریری کو منظم کر لیا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دینی اداروں میں ایک اچھی مثال ہے جس کو مزید رواج دیا جانا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں دینی اداروں سے ہر ممکنہ تعاون کے لیے مجلس التحقیق الاسلامی اپنی خدمات پیش کرتی ہے۔

انٹرنیٹ کے نقصانات

انٹرنیٹ معلومات حاصل کرنے اور مربوط رہنے کا سب سے سستا ذریعہ ہے ۔ اس کے علاوہ بطور پالیسی انٹرنیٹ پر پیش کی جانے والی Websites کسی قسم کے اُصول و قوانین سے بالاتر ہیں۔ یہ آزادانہ بلکہ کھلم کھلا آزاد مواصلات کا نظام ہے جس پر کوئی قانون گرفت نہیں کرتا۔ کسی شرط و قانون کو ملحوظِ خاطر لائے بغیر آزادانہ بنیادوں پر "باخبر رکھئے اور باخبر رہیے" کے اصول پر پیش کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی لاگت ہر دو کے لیے بھی صرف علامتی ہے چنانچہ اس میدان میں کھرے کھوٹے کا امتیاز ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے ۔ اسلامی نقطہ نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا تعارف پیش کرنے والی Sites اگر ۱۰۰ ہیں تو ۸۰ فیصد Sites اسلام کے نام پر من مانی تعبیرات پیش کر رہی ہیں۔ لوگوں کو اسلام کے نام پر گمراہ کیا جارہا ہے اور اس پر پابندی لگانے کا کوئی تصور بھی نہیں۔

اس کے تدارک کا آسان حل یہ ہے کہ صحیح اسلامی سائٹس اپنی سائٹ میں درست اسلامی تعبیرات پر مبنی روابط (Links) کو جمع کریں تاکہ ان سے استفادہ کرنے والے حضرات اگر مزید معلومات کے خواہاں ہوں تو ان Sites کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اس طرح غلط طور سے اسلام کو بدنام کرنے والی سائٹس کی بھی ایک فہرست مسلسل تیار کر کے مشتہر کرتے رہیں تاکہ استعمال کنندہ ان کے نام سے دھوکہ کھانے سے بچ جائے۔

(۲) بے شمار ایسے مذاہب یا اسلام سے منسوب فرقِ باطلہ جن کے پیروکاروں کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے، انٹرنیٹ پر بالکل مساوی انداز میں اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایسے فرقِ باطلہ یا مذاہبِ کفر جو اپنی موت مر چکے تھے، انٹرنیٹ کے بعد دوبارہ مساوی سطح پر اپنے آپ کو متعارف کروا رہے ہیں۔ خوبصورت ناموں اور دلکش انداز سے پیش کی جانے والے Sites سے ہی استعمال کنندگان عموماً اس Sites کی ثقاہت یا معیار کا جائزہ حاصل کرتے ہیں جو کہ واقعتاً ایک بڑا نامناسب طریقہ ہے ۔ دوسرے لفظوں میں اس نیٹ ورک پر اپنے افکار و نظریات کی تبلیغ اس قدر سستی اور آسان ہے کہ ہرا ایرا غیرا علم و معلومات پر فکری انتشار پھیلا رہا ہے اور ناظرین کے پاس اس دھوکہ دہی سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

اس طرح جہاں واقعاتی طور پر نہ صرف اسلام بلکہ سب صحیح علوم و افکار کو غلط اطلاعات کے مقابلہ کا مسئلہ درپیش ہے وہاں انٹرنیٹ کی صورت میں نظری طور پر ان جدید مغربی افکار کا بودا پن ثابت ہو گیا ہے جنہیں مغرب روشن خیالی کے زعم میں عرصے سے آفاقی حقیقتیں بنا کر پیش کرتا رہا ہے ۔ بطورِ مثال انسانی حقوق کے مغربی ایجنڈے میں آزادیٔ اظہار اور آزادیٔ فکر کے حق کو بلا روک ٹوک کے تسلیم کیا گیا ہے۔ اسلام بھی ان حقوق کا احترام تو کرتا ہے لیکن چند ضابطوں کا پابند ٹھہراتا ہے کیونکہ بے محابا آزادی چاہے وہ اظہار میں ہو یا فکر میں، در اصل گمراہی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ یہ درست ہے کہ آزاد فکر و تخیل اعلیٰ کارکردگی پیش کرتا ہے لیکن بے محابا آزادی گمراہی ہے۔ چنانچہ اقبالؒ نے برسوں قبل ایک شعر میں اس حقیقت کو یوں پیش کیا تھا۔ ع

آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

آزادیٔ اظہار کے نظریے کے مظہر جدید وسائل

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ابلاغ کے یہ مسائل صرف اسلام کو ہی درپیش نہیں بلکہ کسی بھی معاملے میں پیش کی جانے والی تحقیقات کو درپیش ہیں۔ مثال کے طور پر علم حساب کے باب میں جہاں کچھ لوگ درست معلومات اور اصول وضوابط پیش کر رہے وہاں بعض شر پسند عین اسی "سادہ" پیمانے پر بلکہ بعض اضافی ظاہری خوبیوں کے ساتھ رَدّی قواعد کی بھی اشاعت کر رہے ہیں، تو لازمی ہے کہ ان کا تدارک پیش کیا جائے اور استعمال کنندہ کو دھوکہ سے بچایا جائے۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ "انٹرنیٹ قواعد وضوابط سے بالاتر مواصلات کا فری زون" ہے۔ چنانچہ ان مسائل کے حل کے لیے انٹرنیٹ کے موجدین اور کرتا دھرتاؤں نے یہ حل نکالا ہے کہ وہ غلط سائٹس پر ریسرچ کرتے رہتے ہیں اور ان کے بارے میں شکایات جمع کرتے رہتے ہیں۔ یا کمتر درجے میں Search Engines کے ذریعے ان کو بہت پیچھے دھکیل دیتے ہیں۔ جب کہ اسلام کی بیخ کنی چونکہ مغرب کے مفادات کی تکمیل کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ممکنہ حد تک درست معلومات پر مبنی Sites کو پس پشت کرتے بلکہ ان کے لیے مشکلات کھڑی کرتے ہیں جن میں رفتار کی کمی یا معینہ عنوان کی واپسی وغیرہ شامل ہے۔ اس طرح غلط معلومات پر مبنی مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے سرگرم افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی رہتی ہے۔

چونکہ ٹیکنالوجی جس کے تصرف میں ہوگی اس پر اس کا کنٹرول ہی ہوگا، یہی وجہ ہے کہ اس میدان میں مسلمانوں کے لیے بہت سے مسائل ہیں لیکن بعض تدابیر بروئے کار لاکر ان کی شدت کو کچھ کم کیا جاسکتا ہے۔

(۳) انٹرنیٹ پر ایک بہت گھمبیر مسئلہ فحاشی، عریانی اور مغربی کلچر کا فروغ ہے۔ مغرب اپنے ہاں تہذیب واخلاق اور حیاوشرم کے تمام اصول وضوابط پار کر چکا ہے اور اخلاقی پستی کی اتھاہ گہرائیوں میں گر چکا ہے۔ اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ تمام دنیا بالخصوص عالم اسلام جس میں بڑی حد تک معاشرتی واخلاقی اور تہذیبی اقدار موجود ہیں میں اپنے اس بے لگام عریانی پر مبنی کلچر کو فروغ دیا جائے۔ اسی لیے سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت انٹرنیٹ کی ابتدا سے ہی اس پر ۲۰ فی صد سے زیادہ مواد کی اشاعت عمل میں آئی۔ جو صرف

چیلنجز کی اجارہ داری ہے۔ آپ کوئی بھی ویب سائٹ کھولیں یا کہیں تھوڑی سے غلطی کر جائیں تو ہزاروں جنسی عریانی کی حیا باختہ تصاویر اور ویڈیوز پر مبنی Sites خود بخود کھلتی چلی جائیں گی۔ جن سے چھٹکارا پانا بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ ان Sites پر ایسی تصاویر اور جنسی عیاشی کی صورتیں پیش کی جاتی ہیں کہ نوع انسانی کی ذلت دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور انسان ان پر نظر پڑتے ہی تھوکنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ بار بار برائی سامنے آنے پر وہ اصل حیا وغیرت اور فطری نفرت باقی نہیں رہنے دیتی، اسی طرح انسان ان سے مانوس ہوتا جاتا ہے اور آخر اس حیا باختہ مغربی کلچر کو اپنانے یا اس کا تجربہ کرنے کو بے چین رہتا ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں جیسے فحاشی پر مبنی ویڈیو فلموں کی کثرت کے بعد پاکستان میں بدکاری کی وارداتوں میں ہوشربا اضافہ ہوا ہے عین اسی طرح انٹرنیٹ کے بعد یہ شرح حیرت ناک طور پر بڑھنے کا قوی امکان ہے۔ ایک لحاظ سے تو خیریت ہے کہ ابھی کمپیوٹر پاکستان میں ہر گھر میں نہیں پہنچا اس لیے اس کی مضرت رسانی نسبتاً کم ہے، جوں جوں کمپیوٹر زیادہ سے زیادہ عام ہوتا جائے گا، جنسی ہوسناکی کی وارداتوں میں روز افزوں اضافہ ہوتا جائے گا۔ اور یہ پیشین گوئی قطعاً مشکل نہیں ہے کہ آئندہ ۱۰ برس کے دوران دنیا بھر میں اس حیا باختہ مغربی تہذیب کا بڑے پیمانے پر فروغ ہوگا جس نے آج یورپ وامریکہ میں بڑی مضبوطی سے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان Web sites کا کوئی حل نہ سوچا گیا تو مستقبل قریب میں اسلام کا عفت مآب کلچر اور مشرقی روایات دم توڑتی نظر آئیں گی۔

اس مسئلے کی سنگینی کا اندازہ کرتے ہوئے بعض ملکوں میں تو اولاً انٹرنیٹ کو ممنوع قرار دیا گیا لیکن بعد میں اس کی دوسری افادیت کی بنا پر وہ اس کو جاری کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں، جب کہ بعض دیگر ممالک مثلاً چین وغیرہ میں ایسی نحش سائٹس پر پابندی لگانے کے منصوبہ پر عمل درآمد ہوا۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ اُصولی طور پر انٹرنیٹ اسی پریشان فکری پر مبنی مغربی تصورات کا علمبردار ہے جو آزادیٔ اظہار پر کوئی قدغن

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

برداشت کرنے کو تیار نہیں، ثانیاً ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ دنیا کو فحاشی و عریانی پر قائم مغربی کلچر کے فروغ کی ایک تحریک بھی ہے چنانچہ چین ایسے ترقی ملک بھی پابندیوں کا خواب پورا نہیں ہوا۔ اگر انہوں نے ایک روز ایک ہزار Sites کو منع Ban کیا تو دوسرے روز امریکہ میں ۲ ہزار نئی ویب سائٹس کھلی ہوئی ملیں۔ جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ انٹرنیٹ کے ۶۰ فیصد استعمال کنندگان امریکہ میں ہیں اور عالم جدید میں یہ کاروبار اس وقت سب سے زیادہ فروغ پر ہے کہ ہر ادارہ اپنی ویب سائٹس بنا رہا اور انٹرنیٹ پر اپنی نمائندگی محفوظ کر رہا ہے جس کے نتیجے میں آج سے سال بھر پہلے یومیہ ۳۰ ہزار ویب سائٹس کے اضافے کو ریکارڈ کیا گیا تھا جب کہ اب یہ تعداد اس سے بھی بہت زیادہ ہے، ان حالات میں ایسی WebSites پر پابندی ایک تشنۂ تکمیل خواب ہے۔

ہماری رائے میں انٹرنیٹ ان خصوصیات کے بعد بجا طور پر امریکہ کے جدید تصور Globalization کا اہم ترین ہتھیار ہے۔ جس کے ذریعے امریکہ دنیا بھر کو اپنے شکنجے میں جکڑ لینا چاہتا ہے۔ بعض لوگ پہلے بھی اس خدشہ کا اظہار کر چکے ہیں جو مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ثابت ہوتا نظر آتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اب اس کے بعد اس سے بچنا ممکن نہیں، تو پھر کیا طرزِ عمل اختیار کیا جائے؟ چونکہ یہ بالکل ایک مستقل نوعیت کا مسئلہ ہے اس لئے یہ ایک علیحدہ مضمون کا محتاج ہے۔ جس پر آئندہ روشنی ڈالی جائے گی۔

انٹرنیٹ پر اسلامی ادارے اپنی ویب سائٹ پیش کر کے اپنی نمائندگی محفوظ کریں!

گذشتہ صفحات میں جا بجا اس امر کی ضرورت کا احساس دلایا گیا ہے کہ دینی اداروں اور اسلامی فکر کے علمبرداروں کو بھی انٹرنیٹ پر اپنی خدمات اور معلومات کو پیش کرنا چاہیے۔ پہلے تو یہ واضح ہو جائے کہ ان کو پیش کرنے سے فائدہ کسے ہوگا۔ یاد رہنا چاہیے کہ دینی اداروں کی موجودگی کا ہدف، وسیع تر دائرہ کار میں امتِ اسلامیہ کو ہدایتِ الٰہی سے بہرہ مند کرنا اور انہیں عملی میدان میں دین کی ضرورت سے آگاہ کرنے کے ساتھ دین کی رہنمائی مہیا کرنا ہے۔ اگر وہ اپنے مطلوبہ اہداف کی صحیح تکمیل چاہتے ہیں تو انٹرنیٹ پر آنے سے ان کی کارکردگی، دائرہ کار اور حلقہ فکر میں عالمی سطح پر اضافہ ہوگا۔ اگر آپ کسی کو رابطہ کی آسان ترین سہولتیں فراہم کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ آپ سے زیادہ رابطہ کی صورت میں نکلتا ہے۔ انٹرنیٹ کی موجودہ صورت کے چند فوائد دینی اداروں کے پیش نظر رہنا ضروری ہیں......

(۱) متحرک یا جامد تصاویر کو عموماً علماء حرام قرار دیتے ہیں اور دینی احکام کا منشا بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ TV یا VCR کی صورت میں عموماً زیادہ اسلامی کام سامنے نہیں آسکا اور یوں یہ لادینیت کے ایک داعی بن کر وسیلۂ بے حیائی وفحاشی بن کر رہ گئے ہیں۔ جب کہ انٹرنیٹ کی موجودہ صورت میں تصاویر وغیرہ کی ضرورت قطعاً اضافی نوعیت کی ہے۔ اس میں دراصل عبارت Text کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ ایک نسبتاً سنجیدہ وسیلہ ابلاغ ہے۔

(۲) TV وغیرہ کی صورت میں لازماً ایک وسیع ترین نظم کار کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ایک بڑے بجٹ اور کارکنان کی بڑی ٹیم کا متقاضی ہوتا ہے۔ جبکہ انٹرنیٹ جو TV وغیرہ کی ہی ایک سادہ صورت ہے، میں پہلی بار ویب سائٹس تیار کرالینے کے بعد صرف ایک معمولی کمپیوٹر آپریٹر کی خدمات سے بھی اس کو جاری رکھا جاسکتا ہے۔

(۳) ایک بار تیار کر دینے کے بعد انٹرنیٹ کا دائرہ کار بہت وسیع یعنی عالمگیر ہے، چند صفحات کو لاکھوں لوگ ملاحظہ کر سکتے ہیں جب کہ TV وغیرہ کا دائرہ کار بھی اس قدر وسیع نہیں۔ مزید بر آں TV ایک اطلاعی وسیلہ ہے جبکہ انٹرنیٹ ایک اطلاعی وسیلہ ہونے کے ساتھ ساتھ رابطہ کا بھی قوی ترین ذریعہ ہے۔

(۴) جیسا کہ گزر چکا ہے کہ انٹرنیٹ نے قلیل ترین مدت میں تمام روایتی ذرائع ابلاغ پر اپنی برتری ثابت کر دی ہے۔ اسی طرح اس کا دائرہ کار بھی دیگر ذرائع ابلاغ کی نسبت بہت وسیع ہے۔ چنانچہ اس پر غیر مسلم ادارے وسیع پیمانے پر اپنے تبلیغی پروگرام پیش کر رہے ہیں اور

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بد قسمتی سے اسلام کے نام لیوا ادارے اور انسان کی فلاح کی حقیقی ضامن، الٰہی تعلیمات کی پرچارک ویب سائٹ کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ تبلیغ کے اس نئے وسیلہ سے مسلمانوں کو بھی ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اس کے علاوہ بیسیوں ایسے فوائد ہیں جن کا جائزہ اس مضمون کا قاری اپنی فہم وبصیرت کو کام میں لا کر از خود حاصل کرسکتا ہے......

ویب سائٹس بنانے / حاصل کرنے کا طریقہ

اس عنوان کے تحت **Website** بنانے کا تکنیکی طریقہ ذکر کرنے کا کوئی مقصد نہیں، بلکہ فقط اس کے خاکہ کی وضاحت مقصود ہے تاکہ جہاں اس کے ذریعے ایک طرف انٹرنیٹ کی کارکردگی کو سمجھنے کا فائدہ حاصل ہو وہاں قارئین اس اہم ایجاد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انٹرنیٹ پر اپنی ویب سائٹ بھی تیار کرسکیں۔

انٹرنیٹ میں ہر **Site** کو ایک عنوان دیا جاتا ہے جس کے ذریعے اس سے منسلک ہوا جاتا ہے۔ یوں تو یہ عنوان بھی ٹیلی فون نمبر کی طرح ۱۲ ہندسوں پر مشتمل ہوتا ہے لیکن آسانی کی غرض سے ہر کمپنی کا عام حروفِ تہجی پر مشتمل نام ہی اس کا پتہ بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ کمپیوٹر میں انٹرنیٹ کے پتہ ڈائل کرنے کی جگہ پر **www.Sony.com** لکھیں گے تو **Sony** کے پتہ کے ذریعے اِس الیکٹرانک کمپنی کے صدر دفتر جو جاپان میں واقع ہے، سے مربوط ہو جائیں گے۔ اسی طرح ہفت روزہ تکبیر۔ کراچی کا مطالعہ کرنا چاہیں تو صرف **www.Takbeer.com** کا نام لکھ کر آپ اس کا مطالعہ کرنے کے قابل ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح دنیا میں ہر کمپنی اپنے معروف نام سے عنوان حاصل کرلیتی ہے۔

لاکھوں کمپنیاں ایسی بھی ہیں جو مختلف موضوعات کو اپنی شناخت بنا کر اس موضوع کو اپنا پتہ بنالیتی ہیں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ فقہ **Fiqh** کا لفظ پتہ کے طور پر لکھیں تو فقہ کے موضوع پر مبنی کوئی ویب سائٹس آپ کے سامنے کھل جائے۔ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ فی الوقت انگریزی کے تمام معروف نام اور تمام بامعنی الفاظ پر مبنی پتہ جات سے ویب سائٹس موجود ہیں۔

لازمی سی بات ہے کہ دنیا بھر میں بے شمار ادارے ایسے ہیں جن کے ملتے جلتے نام ہیں۔ ایسی صورت میں جو لوگ پہلے رابطہ کرکے اس پتہ کو حاصل کرلیتے ہیں، باقی لوگ یا تو منہ مانگی قیمت دے کر پہلے شخص سے وہ پتہ خریدنے یا کسی اور سابقے لاحقے کے ساتھ کوئی پتہ اپنے لئے مخصوص کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ان دنوں انٹرنیٹ پر سب سے زیادہ جو کاروبار زوروں پر ہے وہ یہی پتہ جات کی بکنگ کا ہے۔ چند ایک عالمی ادارے جو امریکہ سے لائسنس یافتہ ہیں، مختلف اداروں کو یہ پتہ جات الاٹ کرتے ہیں۔ ان عنوانات کی الاٹمنٹ **Registration** کی فیس دو سال کے لیے فقط **$70** ڈالر ہے۔ یہ فیس پتہ کی رجسٹریشن کی حد تک ہے۔ اب دنیا میں جو شخص بھی کسی مخصوص پتہ / حروف کو تحریر کرے تو اس کے جواب میں الاٹ شدہ ادارے کا **Webpage** کھل سکتا ہے..... اس کے بعد ادارے کو اپنا مواد جسے وہ انٹرنیٹ پر دینا چاہتا ہے کو مرتب کرکے کسی انٹرنیٹ ڈیزائنر کو دینا ہوتا ہے۔

جس کی تکمیل کے بعد یہ سوال اٹھتا ہے کہ اس تیار شدہ چینل کو کہاں رکھا جائے۔ یوں تو اس کو ذاتی کمپیوٹر پر بھی رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے لازمی ہے کہ کسی وقت بھی وہ کمپیوٹر بند نہ ہو۔ کیونکہ نامعلوم کس وقت دنیا کے کس حصے سے کوئی شخص آپ سے رابطہ کرنا چاہے، اس کے لیے اور بھی چند ایک تقاضے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت عموماً اس مقصد کے لیے مخصوص کمپنیوں کی مدد لی جاتی ہے جو یہی کام کرتی ہیں کہ معمولی معاوضے کے بدلے اپنے ہر وقت چالو رہنے والے کمپیوٹروں پر مخصوص سائز کا ویب پیج رکھنے کی سہولت دیں۔ چنانچہ ایسی کمپنیوں سے رابطہ کرکے ان سے معاوضہ طے کرنے کے بعد معلومات پر مبنی، تمام صفحہ جات وہاں رکھے جاسکتے ہیں۔

بعینہٖ یہی صورت حال رسالہ جات وغیرہ کی بھی ہے۔ وہ ادارے جو مخصوص دورانئے کے بعد اپنا رسالہ شائع کرتے ہیں، کمپیوٹر میں اس کے کتابت شدہ مواد کو ہر دورانئے کے بعد خود کار نظام کے ذریعے اس کو انٹرنیٹ پر شائع

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کرواسکتے ہیں۔

یاد رہے کہ علم و آگہی اور بحث و تحقیق کے فروغ کے لیے کام کرنے والے اداروں کو پتہ کی رجسٹریشن کے لئے کوئی معاوضہ بھی ادا نہیں کرنا پڑتا۔ بشرطیکہ وہ رجسٹریشن کرنے والے ادارے کے مخصوص فارم پر اپنی درخواست دیں اور ان کی مطلوبہ شرائط کو پورا کردیں۔ ان کے عنوان کے آخر میں Edu (تعلیم) کا لاحقہ ضرور شامل ہوتا ہے۔

انٹرنیٹ پر بحث و تحقیق

اگر آپ کسی موضوع پر تحقیق کے خواہاں ہیں، تو یہ کام کس طرح انٹرنیٹ سے لے سکتے ہیں؟

اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ اس عالمی جال پر موجود ویب سائٹس کے صفحہ جات پر دی گئی معلومات سے لمحوں بھر میں منسلک ہوں۔ اس موضوع پر رسائل وکتب کو دیکھنا چاہیں تو مختلف سائٹس سے ان کا مطالعہ کرلیں یا ان کی جملہ معلومات حاصل کرلیں، بوقتِ ضرورت کمپیوٹر کے ذریعے اس کو خرید کر حاصل بھی کرسکتے ہیں۔ کسی رسالے کے گذشتہ شمارہ کو دیکھنا چاہیں تو بھی اس کی WebSite پر جاکر مخصوص شمارہ کا مطالعہ کرلیں۔ مخصوص موضوع پر اس کے معینہ لفظ سے موجود ویب سائٹس بھی آپ کے لئے بطورِ خاص مفید ثابت ہوسکتی۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان سب سائٹس کے عنوانات / پتہ جات کہاں سے میسر ہوں گے؟ مثال کے طور پر اگر آپ چاہیں کہ لاہور کی قائد اعظم لائبریری میں کسی کتاب کی موجودگی کا پتہ چلائیں اور بالفرض قائد اعظم لائبریری نے اپنا ویب سائٹس بھی بنایا ہوا ہے۔ لیکن آیا اس کا پتہ کیا ہے، ہوسکتا ہے کہ لائبریری اپنے معروف نام سے اس کا پتہ حال کرنے میں کامیاب نہ ہوسکی ہو۔ اس کا آسان سا جواب تو یہ ہے کہ آئندہ سے ٹیلی فون نوٹ بک کی طرح انٹرنیٹ نوٹ بک بھی تیار رکھنا شروع کردیں۔ لیکن اس قدر وسیع عالمی نیٹ ورک کے تمام پتہ جات اس وقت بھی آپ کے علم میں نہیں ہوسکتے، روز بروز اضافہ ہونے والے پتہ جات کا بھی کسی کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا...... اس کے دو طریقے ہیں:

(۱) ابتدا (۱۹۹۶ء) میں انٹرنیٹ کے پتہ جات پر مشتمل ڈائریکٹری Yellow Pages متعارف کرائی گئی تھیں لیکن جلد ہی امر کا شدت سے احساس ہوگیا کہ اس قدر وسیع نظام کے لیے کاغذ کی حدبندیوں میں رہ کر مقصد پورا نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے CD رام کو استعمال میں لایا گیا ہے۔ جیسا کہ اس مضمون کی پہلی قسط میں گزر چکا ہے کہ CD پر کم وبیش ایک لاکھ صفحات سما سکتے ہیں۔ اسی ایجاد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پتے مہیا کرنے والے عالمی ادارے مختصر دورانئے کے بعد مختلف موضوعات کے لحاظ سے تقسیم شدہ اور انڈیکسنگ / اشاریہ بندی کے جدید وسائل سے آراستہ CD ریلیز کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض CD میں متعدد موضوعات پر ترتیب دیئے ہوئے پتہ جات کی بھی فہرست ہوتی ہے۔ جن سے استفادہ کرکے آپ اپنے مطلوبہ WebSite تک پہنچ پاتے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ موضوعات بنیادی اعتبار سے وہی ہیں جنہیں ڈیڑھ صدی قبل مسٹر جان ڈیوی نے کتب کی ترتیب کے لیے متعارف کرایا تھا اور ذیلی موضوعات تک رسائی کے لیے ایک جامع تر اور وسیع ترین نظام تشکیل دیا تھا۔ تحقیقات کی وسعت اور موضوعات کی جدت وندرت اور کثرت کے پیش نظر (آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ) صرف موضوعات کا یہ شمار ۱۹۹۷ء تک ۲۷ جلدوں میں سمانا ممکن ہوا ہے۔ اس میں بنیادی طور پر نت نئے موضوعات آنے کے بعد ایک موضوع کو حتمی شکل دے کر مخصوص عدد کے تحت باضابطہ سکیم کے مطابق درج کردیا جاتا ہے اور ہر سال ان موضوعات میں مزید جلدوں کا اضافہ ہورہا ہے۔ ۱۹۹۸ء میں ان موضوعات پر مبنی ایک مکمل CD پر بھی مارکیٹ میں آچکی ہے جو ڈیوی کی سکیم کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔

نامعلوم انٹرنیٹ کی ان ویب سائٹس کو کل تک یہ موضوعات بھی کفایت نہ کریں اور وہ ۰۰۰ تا ۹۹۹ اعداد کے نظام کو ناکافی سمجھ کر اس سے کافی بڑے ہندسے تک پھیل جائے۔

(۲) پہلی صورت زیادہ تر موضوع وار بحث سے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کے لیے محقق کو اضافی چیزوں مثلاً ڈائریکٹری یا CDs کی خریداری کی ضرورت پیش آتی ہے جبکہ اس کا نسبتاً آسان ترحل بھی موجود ہے۔

جب بھی کوئی ادارہ اپنی ویب سائٹس انٹرنیٹ پر لانا چاہے تو اپنے پتہ کو رجسٹر کرواتا ہے۔ اس وقت جہاں رجسٹریشن کرنے والی کمپنی، اس ادارہ کے ضروری کوائف حاصل کرتی ہے، وہاں اس ادارے سے یہ تقاضا بھی کرتی ہے کہ وہ چند سطروں میں اپنی ویب سائٹس کا تعارف اور اس میں پیش کی جانے والی معلومات کا دائرہ کار بھی تحریر کر دے۔ رجسٹریشن کی تکمیل اور اس کے چارجز کی ادائیگی کے بعد یہی ادارے اسی مقصد کے لیے تیار کردہ بعض مخصوص کمپیوٹروں پر اس سائٹ کا تعارف اور ضروری معلومات داخل کر دیتے ہیں یا خودکار نظام کے تحت وہ معلومات اس بڑے کمپیوٹر میں داخل ہو جاتی ہیں۔ ان کمپیوٹرز کو انٹرنیٹ کی اصطلاح میں **Search Engines** کہا جاتا ہے۔ تلاش کے لیے معاونت فراہم کرنے والے ان کمپیوٹروں کو مختلف پتہ جات دیگر انٹرنیٹ سے بھی منسلک کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس طرح کے بیسیوں سرچ کمپیوٹر یہ خدمات فراہم کرتے ہیں۔ بعض سرچ کمپیوٹرز بعض مخصوص موضوعات کی ویب سائٹس کے لیے خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ اس طرح کے سرچ انجن میں **Altavista,Snap,Yahoo** اور **Exite** وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ ان میں سے یوں تو ہر ایک پر کافی **Websites** کے کوائف موجود ہوتے ہیں لیکن اضافی خصوصیات کے طور پر بعض تجارتی امور سے متعلق اور بعض لکھنے پڑھنے کے بارے میں ویب سائٹس کا خصوصی ریکارڈ رکھتے ہیں۔

ان کے ناموں پر ہی مبنی، پتہ جات دے کر ان سے منسلک ہونے کے بعد چند ایک امتیازی الفاظ میں اپنا مقصد درج کر کے آپ مطلوبہ **Web-site** کے پتہ جات حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ سرچ انجن لگاتار اپنی معلومات کو تکمیل و تنسیق کے مراحل سے گزارتے رہتے ہیں۔ مثلاً ہمیں سعودی عرب کی اسلامی یونیورسٹیوں کے انٹرنیٹ سائٹس ملاحظہ کرنا ہوں تو **www.Yahoo.com** کا پتہ دے کر تلاش طلب الفاظ کی جگہ **Islamic+Universities+Saudia** کے الفاظ دے کر آپ کمپیوٹر سے تقاضا کر سکتے ہیں کہ کسی ویب سائٹس کے تعارف میں اگر یہ الفاظ ۱۰ یا ۲۰ الفاظ کے فاصلے پر ہوں تو ان سائٹ کی فہرست مجھے دے دے۔

اب یہاں ایک اور مسئلہ سامنے آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عموماً آپ کے سوال کے جواب میں اس قدر کثیر پتہ جات آپ کو مل جاتے ہیں جن کو ایک ایک کر کے دیکھنا بھی ایک مستقل دردِ سر ہے۔ یوں تو اس کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ آپ کے دیئے گئے الفاظ 'امتیازی' نہیں ہوتے۔ اسی طرح آپ کی مطلوبہ ویب سائٹس نے اپنا تعارف کس حد تک معروف اور جامع ومانع الفاظ میں دیا ہے، یہ اس پر بھی منحصر ہے۔ یہ آپ کی ذہانت کا امتحان اور اس کے بعد قسمت کا معاملہ بھی ہے۔ لیکن یہ مطلوبہ ضروریات کی فی الحال تکمیل نہیں کرتا اور اس کے لیے قدرے زیادہ بہتر نظام وضع کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک حقیقت بھی ہے کہ چونکہ آپ ایک وسیع ترین نیٹ ورک سے منسلک ہیں اور پوری دنیا سے اپنے سوال کا جواب طلب کر رہے ہیں۔ اس کی وسعت کو سمجھنے کے بعد لازمی سی بات ہے کہ اس پر ہزاروں ادارے آپ کو معلومات مہیا کرنے پر تیار ہیں۔ بعض ادارے تو ایسے ہوں گے کہ وہ سعودی عرب کی اسلامی یونیورسٹیوں سے معادلہ "**Affiliation**" پر معلومات دیں گے اور بعض دوسرے ان یونیورسٹیوں کے مسائل پر مواد فراہم کریں گے۔ بہرحال انسان کا بیسیوں اعتبار سے ان درج کردہ الفاظ کے ساتھ تعلق ممکن ہو سکتا ہے۔ اسی لئے یہاں بے شمار ویب سائٹ سے مطلوبہ سائٹ پر پہنچنے کے لئے کچھ وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔

ماہرین نے گذشتہ سال انٹرنیٹ کی صورت میں ایک نئے ذہنی مرض کی نشاندہی کی ہے اور وہ ہے کثرتِ معلومات کی بیماری۔ اس مرض میں انسان اس قدر وسیع ذخیرۂ معلومات سے استفادہ کرنا چاہنے کے باوجود اپنی دماغی صلاحیتوں کے آگے ہار جاتا ہے نتیجتاً ذہنی مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس بیماری پر ان دنوں متعدد فیچر لکھے جا رہے ہیں۔ موضوع سے غیر متعلق ہونے کے ناطے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سے ہم ان سے بحث تو نہیں کرتے لیکن ایک امر حقیقت بن کر ہمارے سامنے ہے کہ

"انٹرنیٹ معلومات کا ایک سیلاب بھی ہے جس کے آگے انسانی صلاحیتیں جواب دیتی جارہی ہیں۔"

آپ یہ جان کر بھی حیران ہوں گے کہ فی الوقت انٹرنیٹ کے ذریعے نامور پروفیسروں سے ہزاروں میل کے فاصلے پر بیٹھے ہوئے تعلیم بھی حاصل کی جارہی ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ آپ کسی موضوع کے ماہر امریکی پروفیسر سے لاہور میں بیٹھے بیٹھے تعلیم حاصل کر رہے ہوں نامور ڈاکٹرز رماہر امراض کے مشورے حاصل کیے جارہے ہیں کیونکہ اسی انٹرنیٹ پر ٹیلی فون اور ویڈیو فون (جس میں آواز کے ساتھ ساتھ دوطرف کی تصویر بھی آتی ہے) کی سہولتیں بھی بڑے سستے داموں موجود ہیں۔

جس طرح انٹرنیٹ ایک لامحدود عالمی نیٹ ورک ہے، اس طرح اس کے متعلق معلومات رمسائل کا احاطہ بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ گذشتہ صفحات میں ہم نے انٹرنیٹ کی صرف پہلی صورت WebBrowsing پر معلومات ذکر کی ہیں، جب کہ انٹرنیٹ کے ایسے مزید بیسیوں استعمالات کا تذکرہ ابھی باقی ہے جن میں FTP,IRC,E-mail اور ویڈیو رآڈیو فون وغیرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ جس امر کا احساس بار بار ہورہا ہے، وہ یہ کہ علم و تحقیق سے متعلق اس مضمون میں موضوع کے قریب تر اُمور کے تذکرہ کی بجائے زیادہ سائنسی نوعیت کی معلومات جمع ہو گئی ہیں۔ اور شاید "محدث" کے قارئین کے مخصوص ذوق کی بنا پر یہ ان کے لیے اجنبی اور بوجھل ثابت ہوں۔ تاہم ہماری رائے کی حد تک ان معلومات اور مثالوں کا تذکرہ کیے بنا انٹرنیٹ سے اپنے مخصوص میدان میں استفادہ قدرے مشکل دکھائی دیتا ہے اور قارئین اس کی ماہیت و نوعیت کو پوری طرح سمجھ نہ پاتے۔ اپنے فہم و عقل کی حد تک قارئین سے کیے گئے وعدے کی تکمیل میں، میں نے کافی کچھ سپردِ قلم کردیا ہے، لیکن اس کی حقیقی افادیت آپ کے تبصرے کے بعد ہی معلوم ہوسکتی ہے۔

اگر قارئین کرام اس سلسلے کو مفید سمجھیں یا اس میں کسی تبدیلی کے خواہاں ہوں تو پہلی فرصت میں تحریر فرمائیں۔ آپ کے جوابی تقاضے کی صورت میں ہی اس موضوع پر مزید لکھا جائے گا۔ بطور اطلاع عرض ہے کہ ابھی ہم اس موضوع کا تقریباً نصف مکمل کر چکے ہیں اور بیسیوں معلومات ایسی ہیں جن کا علم و تعلم اور بحث و تحقیق سے کچھ نہ کچھ واسطہ ہے۔ میں نے بساط بھر کوشش یہ کی ہے کہ ان معلومات کو آسان تر انداز میں اپنے مخصوص قاری کو پیش نظر رکھتے ہوئے تحریر کردوں، میری اس کوشش میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی، یہ آپ ہی بہتر بتا سکتے ہیں۔ بہر حال اس موضوع پر مزید لکھا جانا آپ کے تبصرے کے بعد ہی ممکن ہے۔ اولین فرصت میں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں!

"[illegible] کمپیوٹر" کے موضوع پر سیمینارز

پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ادارہ علوم اسلامیہ میں اس موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد ہوا جس کا موضوع "Computer As a Tool of Research & Preaching" "کمپیوٹر ایک ذریعہ تحقیق و تبلیغ" تھا...... ۳ر مئی کو یونیورسٹی میں ہونے والے اس سیمینار میں طلبہ وطالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس موضوع پر حافظ حسن مدنی (مدیر معاون ماہنامہ "محدث") نے ۳ گھنٹے گفتگو کی اور آخری ایک گھنٹہ میں کمپیوٹر کی بڑی سکرین پر عملاً مختلف تحقیقی کام کرکے دکھائے جسے حاضرین نے بڑی توجہ سے سنا اور بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ موضوع کے پہلے حصے پر خطاب میں بہت وقت صرف ہوجانے کی وجہ سے دوسرے حصہ "کمپیوٹر ایک ذریعہ تبلیغ" کے موضوع کو کسی مستقل سیمینار کے لئے اٹھا رکھا گیا جو آئندہ ماہ میں کسی دن بھی منعقد کیا جائے گا۔ بعد ازاں یونیورسٹی کے پروفیسرز حضرات نے اس حوالے سے ادارۂ علوم اسلامیہ کے شعبہ کمپیوٹر کی تشکیل کا بھی تقاضا کیا جس پر انہیں ادارۂ محدث کی طرف سے مسلسل راہنمائی دی جاتی رہے گی۔ ان شاء اللہ!

☆ اسی موضوع پر انجینئرز اکیڈمی، ٹھوکر نیاز بیگ میں ۲۷ر اپریل کو بھی ۳ گھنٹے کا ایک تفصیلی سیشن ہوا جس میں عربی و اسلامی کمپیوٹر کے مختلف استعمالات پر روشنی ڈالی گئی۔ اور کورس کے شرکاء کو علوم اسلامیہ کیلئے کمپیوٹر سے استفادہ کی ترغیب بھی دی گئی۔

☆ ان سیمینارز کی کامیابی کے بعد امریکن سنٹر میں بھی حافظ حسن مدنی کو اسی موضوع پر دعوتِ خطاب دی گئی ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ